آخری قسط ضبط وترتیب: صاحبزادہ اسامہ سمیع

پیر طریقت حضرت مولانا ذوالفقار احمد نقشبندی کی دارالعلوم حقانیہ آمد وارشادات

۱۵ نومبر ۲۰۱۶ء کو حضرت پیر طریقت حضرت مولانا غلام حبیب نقشبندیؒ کے خلیفہ مجاز اور جانشین شیخ طریقت حضرت مولانا ذوالفقار احمد نقشبندی دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے ،نماز ظہر سے قبل برادرم مولانا راشد الحق سمیع کے مکان میں حضرت مہتمم صاحب اور دیگر و مشائخ سے ملاقاتیں کیں اور کچھ دیر قیام فرمایا، بعد میں آپ نے زیر تعمیر جامع مسجد مولانا عبدالحقؒ میں ظہر کی امامت فرمائی۔ پھر دارالحدیث کے وسیع ہال میں برادرم مولانا حامد الحق صاحب نے ابتدائی تعارفی کلمات سے مجلس کا آغاز کیا، بعد میں حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا، اسکے بعد حضرت مولانا نقشبندی صاحب نے طویل عالمانہ فاضلانہ خطاب وارشادات سے طلباء وعلماء اور دور دراز سے تشریف لانے والے مہمانوں کو نوازا۔ حضرت کا یہ خطاب ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ ضبط کیا گیا اب قارئین الحق اور افادہ عامہ کی خاطر الحق میں شامل دوسری قسط بھی نذر قارئین ہے............ (ادارہ)

اجازت حدیث

یہ عاجز اس قابل تو نہیں کہ آپ حضرات کو حدیث کی اجازت دے سکے لیکن چونکہ حکم ملا ہے تو الامر فوق الادب میں حکم کا تعمیل کرتا ہوں، میں نے اپنی زندگی میں باقاعدہ مدرسہ میں داخل ہو کر تو نہیں پڑھا لیکن اپنے اساتذہ سے فرداً فرداً پڑھا ضرور ہے ہمارے زمانہ میں مدارس اتنے عام نہیں تھے اور طلباء استادوں کے پاس جا کر پڑھتے تھے بلکہ میں نے اپنے استاد سے ایک مرتبہ پوچھا بھی کہ حضرت! یہ جو وفاق کا امتحان ہے کیا یہ دے دو؟ اس وقت دینے کی صلاحیت تھی انہوں نے کہا کہ جی ہم نے بھی اپنے استادوں سے پڑھا ہے،ان سے علم سیکھا ہے، مختلف استادوں سے مختلف کتابیں پڑھی ہے تمہیں کیا ضرورت ہے اس کاغذ کی؟ انہوں نے ہمیں اس طرف سے ہٹا دیا۔

میری ابتدائی کتابوں کے استاد

لیکن میرے جو بڑے استاد تھے ،مفتی وجیہ اللہ صاحب وہ ہمارے شہر کے بڑے مفتی تھے، میں نے ابتدائی فارسی ان سے پڑھی ،پنج نامہ بھی ان سے پڑھی ، مالابدمنہ بھی ان سے پڑھا اور پھر گلستان،

بوستان بھی ان ہی سے پڑھا، پھر اس کے بعد صرف، نحو شروع کروائی اور شرح مائۃ عامل تک پوری کتابیں انہوں نے مجھے پڑھائی، پھر میں یونیورسٹی میں چلا گیا مگر دل میں شوق تھا کہ مجھے پڑھنا ہے، تو یونیورسٹی کے قریب ایک مدرسہ تھا، جب یونیورسٹی کا وقت ختم ہو جاتا، اس مدرسہ میں چترال کے استاد تھے، ان کے پاس جا کر حدیث کی کتابیں پڑھتا تھا، الحمد للہ ایک ایک کتاب پڑھتے پڑھتے اللہ رب العزت نے مہربانی فرمائی کہ کتابیں پڑھنے کا باقاعدہ استادوں سے موقع ملا۔

علم حدیث کے اساتذہ

حدیث کے کتابیں پڑھنے کا موقع آیا، بخاری شریف میں نے اپنے استاد مولانا جعفر صاحب سے پڑھی وہ حافظ البخاری، حافظ الحدیث، حافظ القرآن ہیں، حافظ البخاری ایسے کہ بخاری شریف اسے من الابتداء الی الانتہاء متناً و روایتاً یاد ہے، الحمد للہ وہ ہمارے مدرسہ کے شعبہ حفظ حدیث کے استاد ہیں اور وہ کئی طلباء کو بخاری شریف کے حافظ بنا بھی چکے ہیں، اس وقت ہمارے مدرسے کے شیخ الحدیث حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب ہیں وہ اسی جامعہ حقانیہ سے پڑھے ہیں تو وہ میرے آج کے استاد ہیں مجھے جب ضرورت پیش آتی ہے میں انہی سے پوچھتا ہوں، کوئی مسئلہ درپیش ہو انہی سے پوچھتا ہوں، انہی سے دین سیکھتا ہوں اور حدیث کی کوئی عبارت سیکھنی ہو تو انہی سے سیکھتا ہوں، میرے جتنے بیانات ہوتے ہیں میں سارے تیار کر کے انہی سے پوچھتا ہوں، جب وہ ok کر دیتے ہیں تو اس کے بعد میں آگے بیان کرنے کی جرأت کرتا ہوں۔

مولانا محمد سالم قاسمی سے اجازت حدیث

لیکن اس کے علاوہ بھی بعض علماء سے اس عاجز کو حدیث کی اجازت ملی اور یہ اللہ کا انعام ہے ان میں بڑے بڑے اساتذہ بھی تھے، ایک حدیث کی عالی سند ہے حضرت مولانا قاری طیب رحمہ اللہ کے ایک صاحبزادے ہیں دارالعلوم دیوبند میں حضرت مولانا محمد سالم قاسمی دامت برکاتہم، جب دیوبند میں حاضری ہوئی تو انہوں نے اپنے گھر دعوت کے لئے بلایا اور دعوت پر انہوں نے اس عاجز کو حدیث پاک کی اجازت بھی عنایت فرمائی۔ وہ چونکہ بڑے اساتذہ میں سے ہیں انہوں نے بڑے اکابر کو دیکھا ہے اسلئے ان کی سند بڑی عالی ہے۔

مولانا احمد علی صاحب کی سند

حدیث کی ایک اور عالی سند حضرت مولانا احمد علی (u.k) کی ہے، ان کی سند بڑی عالی تھی، انہوں نے ایک واسطے سے حضرت مولانا فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی رحمہ اللہ کے شاگرد سے حدیث پڑھی تھی تو وہ

تھے اپنے استاد کے شاگرد اوران کے استاد نے حضرت مولانا فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی رحمہ اللہ سے حدیث پڑھی تھی توان سے بھی اللہ نے ملاقات کروادی۔

حرم شریف میں ایک محدث سے اجازت حدیث

عجیب اللہ کی شان، حرم شریف میں ہم گئے حج کا موقع تھا، میں نے دیکھا تین چار طلباء تھے بغل میں ان کی حدیث کی کتابیں تھیں وہ آئے اورایک جگہ بیٹھ گئے اورایک بوڑھے میاں وہ بھی آکر بیٹھ گئے، اب ایک طالب علم نے بخاری شریف کی پہلی حدیث پڑھنی شروع کردی تو حدیث سن کے مجھے اندازہ ہوگیا کہ بخاری شریف کی پہلی حدیث توپڑھ رہا ہے جب اس نے پڑھی تووہ جومحدث تھے انہوں نے حدیث کی اجازت دی پھرسب طلباء کواجازت دی میں نے ان کے خادم سے پوچھا کہ حضرت کانام کیا ہے؟ انہوں نے نام بتایا توانہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کانام کیا ہے؟ میں نے بتایا کہ میرانام ذوالفقاراحمد ہے صرف اتناہی کہا وہ کہنے لگے کہیں آپ ذوالفقاراحمد نقشبندی تونہیں؟ میں نے کہا جی ہاں وہی ہوں تو حضرت کوکہنے لگے کہ حضرت! آپ نے جس کے بارے میں کہا تھانا! کہ میں حج پہ جارہاہوں مجھے ان سے ضرور ملنا ہے، وہ آئے ہیں اورآپ ان سے ملاقات کرلیں توحضرت نے ملاقات کرلی میں نے اس وقت ان سے عرض کیا کہ حضرت! آپ مہربانی فرماکر مجھے بھی احادیث مبارکہ کی اجازت عنایت فرمائیں میں آپ کے سامنے حدیث پڑھتاہوں، مجھے پہلی حدیث زبانی یادتھی، میں نے پڑھ کے سنائی توانہوں نے مجھے حدیث کی اجازت دی، پھرانہوں نے کہا کہ میری سند اتنی عالی ہے کہ میرے پاس حضرت مفتی تقی عثمانی دامت برکاتہم بھی آتے ہیں، اب ان کی وفات ہوگئی مگران کی سندبھی کافی عالی ہے

علامہ زاہدالکوثری رحمہ اللہ کے ایک شاگرد سے اجازت حدیث

ایک عالی سند اللہ تعالی نے عطافرمائی، ایک مرتبہ ترکی جانا ہواترکی میں ایک بزرگ ہیں علامہ زاہدکوثری رحمہ اللہ انہوں نے امام اعظم رحمہ اللہ کی دفاع میں بہت اعلیٰ کتابیں لکھی ہیں، بہت اچھا کام کیا ہے، اس وقت دنیا میں ان کے شاگردوں میں بہت کم لوگ باقی رہ گئے ہیں، ان کے ایک آخری شاگرد ہیں جوترکی میں موجود ہیں ان کے بارے میں سنا تھا کہ وہ اب عام طورپرحدیث کی اجازت نہیں دیتے، توہم نے مسجد میں جمعہ کی نمازپڑھی تووہ بھی اس مسجد میں جمعہ کے لئے تشریف لائے توان سے سلام کیا، سلام کے بعد میں نے عرض کیا کہ میں حدیث کی اجازت کی نیت سے آپ کے پاس حاضرہواہوں توانہوں نے اپنی سندخودبیان کی کہ میں نے علامہ زاہدالکوثری رحمہ اللہ سے یہ حدیث پڑھی اورانہوں نے اس سے پڑھی اوراس نے اس سے پڑھی اورپھرلکھاہواایک کتابچہ بھی دیا کہ ہماری حدیث کی سندعالی ہے

اور یہ نبی علیہ السلام تک پہنچتی ہے تو الحمد للہ وہ سند بھی ایسی ہے کہ دنیا میں بہت کم لوگوں کے پاس ہے، میں اس قابل نہیں تھا لیکن اللہ نے اپنی رحمت سے علم کی کچھ نسبت عطا فرمائی ،نسبت کی برکت سے تو کم از کم دل میں اتنی خوشی ہے کہ میرے بڑوں کی عنایت کی نظر اس عاجز پر پڑی اللہ تعالیٰ جب مہربانی فرماتے ہیں تو نااہلوں پر بھی اپنے پیاروں کو مہربان فرمادیا کرتے ہیں......

عمل کی اپنی اساس کیا ہے
بجز ندامت کے پاس کیاہ ے
رہے سلامت تمہاری نسبت
میرا تو بس آسرا یہی ہے

بہر حال جن اساتذہ سے بھی پڑھا،ان تمام اساتذہ اور اس عاجز کی طرف سے یہاں جتنے طلباء یا علماء موجود ہیں، یہ عاجز حدیث کی اجازت اپنی طرف سے دیتا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں ساری زندگی حدیث پاک کی خدمت کیلئے قبول فرمائے ،تقویٰ اور طہارت کیساتھ پوری زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خواتین کوخطاب

مولانا مدظلہٗ نے کہا کہ یہاں مدرسہ بنات للھاجرہ میں خواتین بھی ہیں آواز سن رہی ہیں تو کچھ باتیں ان کے متعلق بھی کردیجئے تو فرمایا! دیکھیں بیان کے دوران ایک جگہ عبداللہ ابن مبارک رحمہ اللہ کی بات آئی تھی کہ وہ نوجوانی میں اپنے دوستوں کی محفل میں رہتے تھے اور دین کی طرف ان کا میلان نہیں تھا مگران کی والدہ ان کے لئے دعائیں کرتی رہتی تھی، یہ جووالدہ کی دعائیں ہے نا! یہ بہت بڑی نعمت ہے،اللہ کرے کہ ہر طالب علم اپنی والدہ کی دعائیں لیں، دیکھئے !والدہ نے اپنے چھوٹے بچے کو دریا میں ڈالا تھا اور اس کا نام تھا موسیٰ اور جب وہ بچہ لوٹ کر گھر واپس آیا تو موسیٰ کلیم اللہ بن گیا ماں کی دعاؤں کا یہ رتبہ ہوتا ہے۔

ماں کی دعا انسان کو کہاں سے کہاں تک لے جاسکتی ہے

امام بخاری رحمہ اللہ کی بچپن میں بینائی چلی گئی تھی، کتابوں میں لکھا ہے کہ ان کے والدہ نے ان کے لئے دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے امام بخاری رحمہ اللہ کو دوبارہ بینائی عطا فرمائی ہم اندازہ ہی نہیں لگا سکتے۔

امام حرم شیخ سدیس کا واقعہ

بیت اللہ کے امام شیخ سدیس آپ نے ان کا نام سنا ہوگا ان کا ایک واقعہ میں نے ان کی زبانی کسی سے سنا کہ وہ کہنے لگے کہ میں اپنے بچپن میں بہت زیادہ شرارتی تھا،لوگ مجھ سے تنگ ہوتے تھے،گھر کے

لوگ بھی مجھ سے تنگ ہوتے تھے ،ذہین بچے عام طور پر شرارتی ہوتے ہیں اور بچپن میں تو وہ شرارتیں کرتے ہی ہیں۔وہ کہنے لگے کہ میں اتنا شرارتی تھا کہ الٹی سیدھے کام کر دیا کرتا تھا میری والدہ مجھ سے تنگ تھی مگر ہمیشہ مجھے دعائیں دیا کرتی تھی ۔فرمانے لگے ایک مرتبہ والدہ نے سالن پکایا اور برتن میں ڈالا اور میں نے اس سالن کے اندر مٹی ڈال دی،اب یہ غصے کا وقت تھا مگر میری والدہ مجھ پر بہت مہربان تھی، جب میں نے اس کے اندر مٹی ڈال دی تو میری والدہ نے مجھے کہا تم نے اس میں مٹی ڈال دی تم نے میرا سالن خراب کر دیا، اللہ تجھے بیت اللہ کا امام بنادے ،وہ فرماتے ہیں کہ میری والدہ کی اس وقت کی یہ دعا تھی جسے اللہ نے قبول کیا اور آج اللہ نے مجھے بیت اللہ کا امام بنادیا تو ماں کو چاہئے کہ غصے میں اپنے بچے کو بددعا نہ دے، ہمیشہ دعا ہی دیں ،اللہ کرے کہ ہم والدین کی دعا لینے والے بن جائے۔

دعائیں لینے والے بن جانا

دعائیں کروانے والے بہت ہوتے ہیں، دعائیں لینے والے بہت تھوڑے ہوتے ہیں،آپ گھر میں ایسے بن کے رہے کہ آپ کو دیکھ کے بے اختیار والدین کے دل سے آپ کے لئے دعائیں نکل رہی ہوں، بہت سارے لوگ اکثر مجھ سے پوچھتے ہیں حضرت! آپ نے بڑی محنت کی ہوگی یہ کیسے حاصل کیا وہ کیسے حاصل کیا؟ بھئی! سچی بات یہ ہے کہ میرے پاس اپنی کوئی محنت نہیں ہے، زیرو ہے، جو کچھ ہے میری والدہ کی دعائیں ہیں، میں نے اپنی والدہ سے اتنی دعائیں لی ہیں اگر میں کہوں ہزاروں طلباء میں سے کسی نے اتنی دعائیں نہیں لی ہونگی تو میری بات سو فیصد سچی ہوگی ، میں اپنی والدہ کا اتنا احترام کرتا تھا ،اتنی انکی فرمانبرداری کرتا تھا کہ وہ دن رات مجھے دعائیں دیتی رہتی تھی اور ان کی دعاؤں کا یہ صدقہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آج اس عاجز پر احسان کیا ہوا ہے اور اس کے عیوب پر پردے ڈالے ہوئے ہیں،تو آپ بھی کوشش کریں اپنی والدین سے دعائیں لیں اور عورتوں کو چاہئے کہ وہ اپنے اولاد کیلئے دعائیں کریں،اللہ کی طرف رجوع کریں ان کی دعائیں ان کے اولاد کو نیک بناتی ہیں، ان کی دعائیں ان کے اولاد کو اللہ کا مقرب بناسکتی ہیں اللہ تعالیٰ ان خواتین کا اس محفل میں آنا قبول فرمائیں یہ عاجز توبہ کے کچھ الفاظ پڑھے گا آپ دل میں نیت کر لیجئے ہم پچھلی گناہوں سے سچی پکی توبہ کرتے ہیں اور آئندہ نیکوکاری کی زندگی گزارنے کا دل سے ارادہ کر رہے ہیں،نیت جیسی ہوتی ہے ویسی مراد مل جاتی ہے،

معمولات

چند معمولات ہیں اگر ان کو آپ باقاعدگی سے کریں گے تو اللہ تعالیٰ دل کو منور کریگا ان میں پہلا ہے صبح وشام ۱۰۰ مرتبہ استغفار پڑھنا اگر آپکو امتحانات کی وجہ سے ٹائم نہ مل سکے تو ہر نماز کے ساتھ آپ

۲۰ مرتبہ پڑھ لیں تو بھی ۱۰۰ مرتبہ ہو جائیگی اور اتنا وقت تو آسانی کے ساتھ نکل آتا ہے کہ ہر نماز کے بعد ۲۰ مرتبہ استغفار پڑھا جاسکے، ۲۰ مرتبہ درود شریف تو ۱۰۰ مرتبہ درود شریف ہو جائے گا، دوسرا ہے قرآن مجید کی تلاوت اگر ایک پارہ پڑھ سکے تو بہت اچھا، اتنا وقت نہ مل سکے تو جتنی تلاوت ہو سکتی ہے چند صفحے ہی پڑھ لیں تو بہت اچھا ہے، نبی علیہ السلام نے فرمایا کوئی بھی شخص قرآن سے برکت حاصل کئے بغیر نہ گزرے ضرور قرآن پاک کھولیں، آج لوگ ہر روز اخبار پڑھتے ہیں کیا ہم ان سے بھی گئے گزرے ہیں کہ ہم ہر روز قرآن مجید کھول کے نہیں پڑھتے تو قرآن مجید کی تلاوت کرنا تیسرا عمل ہے، ہر روز دل میں اللہ کو یاد کرنا، چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، دل میں اللہ کی طرف دھیان کرنا، توجہ الی اللہ، رجوع الی اللہ رکھنا یہی تلاوت اللہ ہے اور یہی ذکر اللہ ہے، اس کو کہتے ہیں وقوف قلبی ......

وہ جن کا عشق صادق ہے وہ کب فریاد کرتے ہیں
لبوں پر مہر خاموشی دلوں میں یاد کرتے ہیں

تو ہم کو بھی چاہئے کہ اپنے اللہ کو دل میں یاد کریں......

خیالك فی عینی، وذکرك فی فمی
ومثواك فی قلبی، فأین تعیب

ہر وقت اللہ کی طرف دھیان دے

مراقبہ کی اہمیت

چوتھی چیز ہے مراقبہ، مراقبہ کہتے ہیں اللہ کی یاد میں انسان یکسو ہو کر بیٹھ جائے آنکھوں کا بند کرنا لازم نہیں ہمارے مشائخ کھلی آنکھوں سے بھی مراقبہ کرتے ہیں لیکن ہم چونکہ مقتدی ہیں تو یکسوئی حاصل کرنے کیلئے آنکھوں کو بند کرلیں بلکہ اگر کوئی کپڑا ہو تو اپنے اوپر ڈال دیں اور یہ اسی طرح ہے کہ جب نبی علیہ السلام پر وحی اترتی تھی تو اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم یکسوئی کیلئے اپنے اوپر چادر کو ڈھانپ لیا کرتے تھے تو آپ کپڑا سر پہ لے لیں اور اس وقت یکسوئی کے ساتھ مراقبہ کرلیا کریں، ہر طرف سے اپنی توجہ کو ہٹالیں اور اللہ کی طرف توجہ کو جمالیں، اللہ کی رحمت آرہی ہے، دل میں سما رہی ہیں دل کی ظلمت اور سیاہی دور ہو رہی ہے میرا دل ''اللہ'' ''اللہ'' کہہ رہا ہے اور میں سن رہا ہوں زبان سے نہیں، دل پڑھ رہا ہے اور میں سن رہا ہوں اس لئے اس کو ذکر قلبی، ذکر سری، ذکر خفی کہا جاتا ہے، یہ حدیث کے الفاظ ہیں، ہم اللہ کی یاد میں اس طرح بیٹھ جائے اعمال اور موت کا بھی مراقبہ کریں گے، یہ ہمارے دلوں کو منور کریگا، آج کل کے دور میں مثالیں سمجھنی آسان ہیں دیکھئے ! سارا دن فون استعمال کرتے ہیں، رات کے وقت اسکی بیٹری ڈسچارج ہوتی ہے،

پھر کیا کرتے ہیں؟ اس کو جا کر چارجر کے ساتھ لگا دیتے ہیں، ایک گھنٹہ چارج کے ساتھ لگانے سے دوبارہ اس کی بیٹری فل ہو جاتی ہے اور آپ کے لئے ٹیلی فون کا استعمال آسان ہو جاتا ہے اگر ایک دن چارج کرنا بول گئے، اگلے دن بیٹری ختم، فون پر بات نہیں ہوتی تو کہتے ہیں جی! میں چارجنگ کرنا بھول گیا تھا آج میرے فون کی بیٹری ٹھیک نہیں تھی ، اسی طرح ہمارے قلب کی کیفیت بیٹری کی ہے سارادن لوگوں کے ساتھ معاملات کرتے ہیں تو کیفیت کی بیٹری ڈاؤن ہو جاتی ہے تو رات کے وقت ہم اس کو چارجر کیساتھ connect کرتے ہیں۔

دل کے تار کو اللہ سے جوڑنا

یہ جو مراقبہ ہے یہ دل کے تار کو اللہ کے ساتھ جوڑنا ہے کہ میرا دل میرے شیخ کے ساتھ جوڑا ہوا ہے ان کا دل اپنے شیخ کے ساتھ اور یہ جوڑتے جوڑتے سلسلہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے اور ان کا دل نبی علیہ السلام کیساتھ جوڑا ہوا تھا اور نبی علیہ السلام کا دل اللہ کے ساتھ جوڑا ہوا تھا، اسلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے فیض آتا ہے، فیض دینے والا کون ہے؟ اللہ رب العزت ہے، اسلئے نبی علیہ السلام نے فرمایا انما انا قاسم والله يعطى " میں تو تقسیم کرنے والا ہوں اللہ عطا کرنے والا ہے" تو یہ انوارات تھے یہ نور تھا جو اللہ کی طرف سے آتا تھا اور آگے انسانیت اسے حاصل کرتی تھی، ہمیں ہمارے مشائخ کی طرف سے یہ نور ملتا ہے ایک اور مثال لیجئے آپ ایک بڑا خوبصورت گھر بنائے، اس میں روشنی نہیں ہوسکتی جب تک آپ واپڈا والوں سے بجلی کا کنکشن نہ لیں، جب واپڈا والوں سے بجلی کا کنکشن لیں گے تو پیچھے جو پاور ہاؤس ہے، ادھر سے بجلی آئے گی اور گھر کے اندر بلب کو روشن کردے گی ہمارے دل بھی ایک بلب کی مانند ہے۔

مشائخ ایک واسطہ

یہ ہمارے مشائخ ، یہ درمیان میں تار کی مانند ہیں، اسکو نبی علیہ السلام کے قلب کا (جو پاور ہاؤس ہے) رحمت للعالمین کا قلب مبارک اس کے ساتھ جوڑ دیتے ہیں، وہاں سے رحمتیں آتی ہے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو منور فرما دیتے ہیں تو یہ دس پندرہ منٹ کا مراقبہ دل میں اللہ کی محبت کو بھر دیگا اور آپ خود محسوس کریں گے آپ کو خود پتہ چلے گا کہ واقعی اب میرا نماز پڑھنے کو دل چاہتا ہے، تلاوت کو دل چاہتا ہے، اب میرے لئے نگاہوں کو ہٹانا آسان ہوگیا ہے، گناہوں سے بچنا آسان ہوگیا، اب مجھے گناہوں سے ندامت ہوگئی ہے، یہ علامات بتاتی ہے کہ دل کی کیفیت پہلے سے بہتر ہوگئی ہے، ہم طلباء کو یہ نہیں کہتے کہ ہر وقت مراقبہ اور ذکر کرتے رہیں، طلباء کے لئے بس چند مرتبہ یعنی ۱۰۰ مرتبہ درود شریف پڑھ لینا ، ۱۰۰ مرتبہ استغفار پڑھ لینا اور ہر وقت توجہ اللہ کی طرف رکھنا۔

طلباء کے لئے مراقبہ کامقدار

مراقبہ کتنا کریں گے؟ اس کی بھی ترتیب سن لیجئے ، کہ مدارس کے اندر جب اذان ہوجائے تو کلاس ختم ہوجاتی ہے،طلباء کو کہہ دیا جاتا ہے آپ جائیں نماز کیلئے ،اب طلباء کا اختیار ہوتا ہے ۱۵منٹ میں وضو بنا کے مسجد آئیں اور سنتیں پڑھیں ، بہت سارے طلباء کو دیکھا وہ وضو خانے میں کھڑے ہوکر باتیں کرتے رہتے ہیں، مسجد کے صحن میں کھڑے ہوکر باتیں کررہے ہوتے ہیں، گھڑی دیکھ کے ابھی تو تین منٹ ہے جماعت میں، جب وقت ختم ہوجاتا ہے اوراِدھر تکبیر ہوجاتی ہے تو پھرآ کر نماز میں جڑتے ہیں آپ ایسا نہ کریں جیسی ہی اذان ہواسی وقت وضو کیا مسجد میں آکر سنتیں ادا کی اور جب چند منٹ کا ٹائم ہے وہ وقت نماز کے انتظار میں بیٹھیں یہ جو نماز کے انتظار میں بیٹھنے کی سنت ہے یہ بھی آج کل بہت کم ہوچکی ہیں اس کو بھی زندہ کرنے کی ضرورت ہے اور یہ جو چند منٹ ہیں اس میں آپ قبلہ رخ تو ویسے ہوئے ہیں تو ابھی آنکھوں کو ذرہ بند کرلیا اور اللہ کی طرف لو لگالی تو پانچ منٹ سات منٹ آپ کو مل جائیں گی تو آپ کے لئے ہر نماز کیساتھ اتنا ہی مراقبہ کافی ہوجائے گا۔

علم اورذکر سے نور کی زیادتی

علم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ علم میں تو ویسے ہی عطا فرمائیں گے اور جب ذکر ساتھ شامل ہوجائے تو یہ نور علی نور بن جاتی ہے اور ایسی ہی اللہ تعالیٰ اپنی محبت کو دل میں ڈال کردیتے ہیں پھر طالب علم اللہ کی محبت کو اپنے دل میں محسوس کرتا ہے، اسے حدیث پاک پڑھنے کا شوق بڑھ جاتا ہے، سنت کی اتباع کا شوق بڑھ جاتا ہے، وہ ایک پرجوش طالب علم بن کر زندگی گزارتا ہے، ہر وقت باوضو رہنے کی کوشش کریں، اور تہجد کرنے کا اہتمام کریں، اب آپ کو یہ بات عجیب لگے گی کہ طلباء تہجد کیسے پڑھیں؟ جب سارا دن پڑھتے ہیں تو تہجد کا ثواب تو ان کو ویسے ہی مل جاتا ہے مگر بہر حال نام تو عاشقوں میں لکھوانا ہوتا ہے، ہر رات ایک فہرست بنتی ہے اللہ تعالیٰ کے عاشقوں کی ،رات میں کس نے تہجد پڑھی، ہمارے دل میں تمنا ہوتی ہے کہ اللہ! ہم بھی اس میں اپنا نام لکھوانا چاہتے ہیں اور اس کا طریقہ کیا ہے؟ اس کا طریقہ یہ نہیں کہ آپ آدھی رات میں اٹھ کر نفل پڑھے، اذان سے آدھا گھنٹہ پہلے اٹھنے کی عادت بنالیں، یہ آپ کی عادت ہے، بعض لوگ ہے بے نمازی جو اذان سے آدھا گھنٹہ بعد اٹھتے ہیں، یعنی نماز قضاء کرکے اٹھتے ہیں، ان کی بھی عادت ہوتی ہے۔

طلباء کی عادت کیسے ہونی چاہئے؟

ہماری عادت ہے اذان کے وقت اٹھنے کی ، ہم فجر پڑھنے والے ہیں، اب ہم عادت بنالیں آذان سے آدھا گھنٹہ پہلے اٹھنے کی، آدھا گھنٹہ پہلے کیوں اٹھے؟ اس لئے کہ پندرہ منٹ میں وضو بنالیں ، اور جو پندرہ

منٹ ہے اس میں چار رکعت نفل کرلیں ، دو، دو رکعت کر کے، ہماری یہ چار رکعت کی تہجد ہی کافی ہوگی، اور اس کے صدقے اللہ تعالیٰ ہمیں شب زندہ داروں کی صف میں شامل فرمادے گا۔

رات کوفرشتوں کی تین جماعتوں کی ڈیوٹی

عزیز طلباء ! یہ مت سوچیئں کہ میں تہجد نہیں پڑھتا نا!نا!نا! ہمیں توفیق نہیں ملتی اور کیوں نہیں ملتی؟ ہماری گناہوں کی وجہ سے محرومی ہوجاتی ہے، حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب رات آتی ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں کی تین جماعتیں بنادیتے ہیں، ایک جماعت کوفرماتے ہیں کہ فلاں فلاں میرا ناپسندیدہ ہے جاؤ ان کو تپکی دے کر سلادو، میں نہیں چاہتا کہ وہ اس وقت اٹھے اور میرے سامنے مصلے پر کھڑے ہو، میں ان کی شکل دیکھنا ہی پسند نہیں کرتا تو فرشتے آکر ان کو میٹھے نیند سلادیتے ہیں ،ہم نہ بھی سوتے ،تب بھی ہمیں نیند کی تپکی دے کر سلادیا جاتا ہے، پھر ایک اور جماعت ہوتی ہے اللہ فرشتوں کو کہتے ہیں کہ دیکھو فلاں فلاں میرے محبوب بندے ہیں جاؤ پر مار کر ان کو جگادو، وہ اٹھیں گے، تہجد کریں گے اور میں (پروردگار) ان کے دامن کوبھر دونگا،تو وہ سوئے ہوتے ہیں اور ایسی ان کی آنکھ کھلتی ہے کہ جیسے کوئی الارم بج رہا ہو،ان کے اندر الارم فٹ ہوتا ہے، اصل میں فرشتہ پر مار کر ان کو تہجد کیلئے جگادیتا ہے،وہ اپنے تہجد کے لئے کھڑے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے ہاتھ پھیلاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کوقبول فرماتے ہیں اور کچھ اور لوگ ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ فرشتوں کی جماعت کوفرماتے ہیں کہ یہ میرے مقربین ہیں،ان کی عمر بڑھ گئی ہیں ان کے اعضاء کمزور ہوگئے ہیں ،تم جاؤ اور صرف ان کی کروٹ بدل دو، جاؤ اور پر مار کر ان کی کروٹ بدل دو، اگر یہ اٹھ کر تہجد پڑھ لیں گے، پھر بھی میں ان سے راضی اور اگر یہ سوئے رہیں گے تو میں ان کے سونے پر بھی راضی، یہ وہ لوگ ہے کہ نوم العلماء عبادۃ "علماء کی نیند بھی عبادت ہوتی ہے" اللہ تعالیٰ ان کو ان کی خدمت پر جتنا اجر دیتے ہیں ان کی نیند پر بھی اللہ تعالیٰ ان کو اسی طرح اجر عطا فرمائے گا۔

شامت اعمال کی وجہ سے تہجد کی توفیق نہ ملنا

یہ اللہ کی طرف سے تقسیم ہوتی ہے تو یہ نہ سوچنا کہ میں تہجد نہیں پڑھتا ، نا!نا! مجھے توفیق نہیں ملتی، یہ کیوں نہیں ملتی میری گناہوں کی وجہ سے تو پھر مجھے توفیق تو حاصل کرنی چاہیئے ،گناہوں سے توبہ کرنی چاہیے،استغفار کرنا چاہیئے، اللہ سے مانگنا چاہیئے کہ یا اللہ! میرا نام بھی آپ کے عاشقوں میں شامل ہونا چاہیئے اور اس کا آسان طریقہ کیا ہے؟ کہ آذان سے آدھا گھنٹہ پہلے پندرہ منٹ میں وضو کرلیں اور پندرہ منٹ میں چار رکعت نفل پڑھ لیں اتنی ہی تہجد کافی ہے ،بعض طلباء کو بیت الخلاء میں زیادہ وقت لگتا ہے تو وہ پندرہ منٹ کا ٹائم لگالیں ،بعض جلد فارغ ہوجاتے ہیں بعض دس منٹ میں بھی فارغ ہوجاتے ہیں ،اپنی اپنی

طبیعت ہوتی ہے تو جو جلدی فارغ ہوتے ہیں وہ ۲۰ منٹ پہلے اذان سے اٹھ لیا کریں دس منٹ میں وضو کرتے ہیں، اور دس منٹ میں چار رکعت نفل پڑھ لیتے ہیں، اس سے زیادہ جلد اٹھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اللہ کے عاشقوں میں اپنا نام لکھوانا

ایک بات ذہن میں رکھنا کہ اگر آپ کسی بینک میں اکاؤنٹ کھول دیں اور اس میں ایک ہزار روپے ڈال دیں تو جب بھی اکاؤنٹ ہولڈر کی فہرست بنے گی تو جہاں بیلینئر کا نام آئے گا، میلینئر کا نام آئے، کروڑ پتی ارب پتی کا نام آئے گا، لاکھ پتی کا نام آئے گا، وہاں ہمارا بھی نام آئے گا، ایک ہزار روپے ہمارے اکاؤنٹ میں بھی موجود ہیں، اسی طرح قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کہیں گے کہ میرے شب زندہ دار بندے کہاں ہیں؟ تو جہاں امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا نام آئے گا، کہ چالیس سال عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی، امام شافعی رحمہ اللہ کا نام آئے گا، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا نام آئے گا، بڑے مشائخ کا نام آئے گا، وہاں پر ہم نے جو چار رکعت پڑھی ہوں گی، پندرہ منٹ میں، بیس منٹ میں، تو اکاؤنٹ میں لکھا ہوا ضرور ہوگا، کہ اللہ! اس وقت میں ضرور اٹھا، اس کو کہتے ہیں، لولگا کر چھیتوں میں شامل ہونا، یہ ہماری چار رکعت ہی قبول ہوں گی، بس اللہ تعالیٰ ہم سب کو شب زندہ دار بندوں میں شامل فرمادیں، یہ کیسے ممکن ہے، ایک بندہ تہجد میں اللہ تعالیٰ کے عاشقوں میں اپنا نام لکھواتا رہا ہو، اور اللہ تعالیٰ اسے کہے جاؤ میرے دشمنوں کے قطار میں کھڑے ہو جاؤ، یہ کیسے Possible ہے؟ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بعید ہے تو اس لئے دل میں تمنا ہونی چاہئے، کہ یہی پندرہ منٹ پہلے ہی سہی، ہم نے چند نفل پڑھنی ضرور ہے، تا کہ ہمارا نام بھی اللہ کی اس شاخ میں شامل ہو جائے۔

تہجد کے وقت دعاؤں کی قبولیت

اگر آپ نے یہ کام کر دیا اس وقت میں جب آپ ہاتھ اللہ کے سامنے اٹھائیں گے وہ دینے کا وقت ہوتا ہے فرشتے اعلان کرتے ہیں، ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے عطا کیا جائے؟ جب اس وقت مانگیں گے اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں گے، آپ کا سینہ علم کے نور سے منور ہوگا، اللہ آپ کو حکمت عطا فرمائیں گے، قبولیت عطا فرمائیں گے، آپ کو اللہ تعالیٰ نفس اور شیطان کے مکر و فریب سے محفوظ فرمائیں گے، تو اس میں وقت زیادہ نہیں لگتا لیکن اس کا فائدہ بہت زیادہ ہے، اس کیساتھ ساتھ ہر وقت باوضو رہنے کی کوشش کریں، کہ حدیث مبارک باوضو ہو کر پڑھے، ایک اور کام ہے مگر مشکل ہے اگر کر سکے تو بہت اچھا، وہ یہ کہ ہر حدیث اپنے استاد سے سننے کی کوشش کریں، بعض طلباء ناغہ کر لیتے ہیں جس دن آپ نے ناغہ کیا، کتاب استاد نے پڑھ لی، وہ احادیث تو استاد سے نہیں سنی، تو سند متصل کا رتبہ تو آپ کو حاصل نہ ہوا۔

سند متصل کر کے ناغہ نہ کرنا

کچھ طلباء ایسے ہیں جو حدیث کی کتاب اساتذہ سے ایسی پڑھیں کہ ایک دن بھی ناغہ نہ ہو، نہ وہ لیٹ ہوں بلکہ ہر حدیث انہوں نے اپنے استاد سے سنی ہو، بالکل سند متصل کا رتبہ حاصل ہو، احادیث پاک کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اسی طرح پڑھنے کی کوشش کریں کہ اگر آپ نے یہ دو کام تہجد بھی پڑھ لی، اللہ سے محبت کا بھی اظہار کرلیا اور حدیث پاک کو اس طرح پڑھا کہ استاد سے حدیث کو پڑھا اور سنا اور ناغہ نہیں کیا، ادھر ادھر وقت ضائع نہیں ہونے دیا، اپنے وقت سے پہلے کلاس روم میں آئے، اپنی استاد کی بات توجہ سے سنی اور حدیث پاک کو سنا تو سند متصل کیا، حدیث پاک سننے کی سعادت نصیب ہوئی تو قیامت کے دن ثواب بھی بڑھے گا......، اللہ تعالیٰ ہمیں علم کی یہ طلب موت تک عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہمیں قیامت کے دن طلباء کی قطار میں شامل فرمائے آمین

☆☆☆

خوشخبری

حضرت مولانا **مفتی محمد تقی عثمانی** صاحب مدظلہم العالی کے **مایہ ناز خطبات کا مجموعہ**

اصلاحی خطبات مکمل 23 جلدیں **عام قیمت: 8050**

خطبات عثمانی مکمل 6 جلدیں	عام قیمت: 2100
فقہی مقالات مکمل 6 جلدیں	عام قیمت: 2100
اصلاحی مجالس مکمل 7 جلدیں	عام قیمت: 2100
الولایۃ شرح الوقایۃ مکمل 4 جلدیں	عام قیمت: 1550
خاندانی اختلافات اور ان کا حل	عام قیمت: 150
شرح قراءۃ الراشدۃ	عام قیمت: 100

میمن اسلامک پبلشرز

عبداللہ میمن (پروپرائٹر) — 0331-2420100

محمد مشہود الحق کلیانوی (مارکیٹنگ منیجر) — 0313-9205491